بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

صحابہ کی نظیر دیکھ لو، دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کل انبیاء کی نظیر ہیں۔انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں
صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ تھا قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے
یہ ایک ہی آیت صحابہ کے حق میں کافی ہے کہ انہوں نے بڑی بڑی تبدیلیاں کی تھیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے وہ سچا تعلق اور عشق خدا تعالیٰ سے پیدا کر لیا تھا کہ سوال ہی نہیں تھا کہ وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ سے غافل ہوں یا کسی بھی قربانی سے وہ دریغ کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 رجنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب زبردست تھی اور پھر آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔جن لوگوں کو آپ نے کھینچا انہیں پاک صاف کر دیا۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس قسم کی تبدیلیاں پیدا کیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ان میں کوئی جھوٹ بولنے والا نظر نہیں آتا حالانکہ جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔بت پرستی میں منہمک تھے۔یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے باک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے۔گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔لیکن ایسا انقلاب آپ نے ان میں پیدا کیا جس کی نظیر دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔رآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ اتنا بڑا ہے کہ یہی دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی میں ذبح ہو گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہدایت اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔یہ وہ نمونہ ہے جو ہم اسلام کا دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اسی اسلام اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا جس سے زمین پر آپ کی ستائش ہوئی کیونکہ آپ نے زمین کو امن صلح کاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا۔

صحابہ کے غیر معمولی مقام اور ان میں غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک

موقع پر فرماتے ہیں کہ

صحابہ کی نظیر دیکھ لو۔ دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم علیہ السلام سے چلی آتی ہے۔ لیکن سمجھ نہ آتی تھی اس کی۔ مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دیا اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے بسر کی اس کی نظیر بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ تھا۔ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ پھر صحابہ کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے۔ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ایک ہی آیت صحابہ کے حق میں کافی ہے کہ انہوں نے بڑی بڑی تبدیلیاں کی تھیں۔ بادیہ نشین لوگ اور اتنی بہادری اور جرأت! تعجب آتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یاد الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنی محبت الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔

پس صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے وہ سچا تعلق اور عشق خدا تعالیٰ سے پیدا کر لیا تھا کہ سوال ہی نہیں تھا کہ وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ سے غافل ہوں یا کسی بھی قربانی سے وہ دریغ کرنے والے ہوں۔ صحابہ کی بہت سی مثالیں ہیں۔

حضرت خباب بن الارت کے بارے میں آتا ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنا کفن دیکھنے کے لئے منگوایا اور وہ ایک عمدہ کپڑے کا کفن تھا اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنا عمدہ کفن مجھے دو گے اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو ایک چادر کفن کے لئے میسر ہوئی تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی کہ پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر پاؤں کو گھاس سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر انتہائی خشیت سے کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار یا درہم کا بھی میں مالک نہیں تھا اور آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی وجہ سے ان قربانیوں کو قبول کرنے کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت دی ہے کہ میرے گھر کے کونے میں جو صندوق پڑا ہے اس میں ہی چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اعمال کی جزا اس دنیا میں ہی نہ دے دی ہو اور کہیں آخری زندگی میں جو اجر ہیں ان سے محروم نہ کر دیا جاؤں۔ کہنے لگے کہ وہ لوگ جو ہم سے پہلے گزر گئے انہوں نے دنیاوی مال ومتاع جس سے ہم فیض اٹھا رہے ہیں اس سے فیض نہیں اٹھایا۔

پھر معاذ بن جبل ایک صحابی تھے ان کے بارے میں آتا ہے کہ تہجد ادا کرنے والے اور لمبی عبادت کرنے والے تھے۔ ان کی تہجد کی نماز کا ان کے قریبیوں نے یوں نقشہ کھینچا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے کہ اے میرے مولیٰ اس وقت سب سوئے ہوئے ہیں آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اے اللہ تو حی وقیوم ہے میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں مگر اس میں کچھ سست رو ہوں یعنی عمل کرنے میں میں

سست ہوں اور آگ سے دور بھاگنے میں کمزور اور ناتواں ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ جہنم کی آگ بھی ہے اور اس کے لئے نیکیاں کرنی پڑھتی ہیں لیکن اس سے بچنے کے لئے میں بہت کمزور ہوں۔ اے اللہ تو مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا کر دے۔

ان صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ایک انقلاب پیدا کیا تھا ورنہ یہ عشق ومحبت کی داستانیں کبھی رقم نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت تھی وہ بھی ایسی کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔

جنگ احد میں جہاں حضرت طلحہ کی عشق ومحبت کی داستان کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے رکھا کہ کوئی تیر آپ کو نہ لگے وہاں حضرت شماس نے بھی بڑا عظیم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت شماس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ہر حملہ اپنے اوپر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس کے بارے میں فرمایا کہ شماس کو اگر میں کسی چیز سے تشبیہ دوں تو ڈھال سے تشبیہ دوں گا کہ وہ احد کے میدان میں میرے لئے ایک ڈھال ہی تو بن گیا تھا وہ میرے آگے پیچھے دائیں اور بائیں حفاظت کرتے ہوئے آخر دم تک لڑتا رہا۔

حق بات کہنا اور کسی سے نہ ڈرنا صحابہ کا شیوہ تھا حضرت سعید بن زید کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دن کوفہ میں امیر معاویہ کے مقرر کردہ گورنر جامعہ مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضرت سعید بھی وہاں تشریف لائے۔ گورنر نے بڑی عزت اور تکریم کے ساتھ ان کا استقبال کیا اپنے ساتھ بٹھایا۔ اسی دوران وہاں کوفہ کا ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعید اس پر سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر بن عوام سعد اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور کہنے لگے کہ دسواں بھی ہے اس کا نام میں نہیں لیتا جب زور دے کر پوچھا گیا تو بتایا کہ وہ دسواں میں یعنی سعید بن زید ہوں۔ آپ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ سب سے بڑا سود یعنی حرام چیز مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ ہے۔ آج اسی چیز کو مسلمانوں نے بھلا دیا ہے اور بڑے پیمانے سے لے کر چھوٹے پیمانے تک ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان مسلمان کی عزت پر اپنے مفادات کے لئے حملے کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر صحابی کا اپنا اپنا انداز ہے ایک موقع پر حضرت عمر نے حضرت صہیب سے کہا کہ تم کثرت سے لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہو مجھے ڈر ہے کہ اس میں اسراف نہ ہوتا ہو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ جو میں کھانا کھلاتا ہوں یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو رواج دیتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا ہے اور میں سوائے جائز حق کے مال خرچ نہیں کرتا اسراف نہیں کرتا۔ حضرت صہیب کا مقام حضرت عمر کی نظر میں بھی بہت بڑا تھا چنانچہ حضرت عمر نے اپنا جنازہ حضرت صہیب سے پڑھوانے کی وصیت فرمائی تھی اور جب تک اگلا خلیفہ منتخب نہ ہوا نمازوں کی امامت بھی یہی کرواتے رہے تھے۔

حضرت اسامہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے بیٹے تھے۔ حضرت اسامہ وہ خوش قسمت تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیار کی سند دی تھی۔ لیکن جہاں تربیت اور دین کا معاملہ ہے وہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں پھر یہ ذاتی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ ایک واقعہ آتا ہے کہ جب جنگ میں ایک کافر اسامہ کے سامنے آیا تو اس نے فوراً کلمہ پڑھ دیا لیکن آپ نے اسے پھر بھی قتل کر دیا کہ موت کے ڈر سے یہ کلمہ پڑھ رہا ہے۔ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ اس نے محض بچنے کے لئے کلمہ پڑھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا اور پھر فرمایا کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟ اسامہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ اتنی بار دہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوتا۔ اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی آئندہ کسی شخص کو جو لا الہ الا اللہ پڑھے گا قتل نہیں کروں گا۔

کاش کہ یہ باتیں آج کے مسلمانوں کو بھی سمجھ آ جائیں۔ اسلام کے نام پر غیروں پر تو جو ظلم کر رہے ہیں وہ کر ہی رہے ہیں آپس میں مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے۔ اب شام کی جنگ ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے گذشتہ کئی سالوں میں جب سے یہ شروع ہوئی ہے، لاکھوں لوگ وہاں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمان نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے۔ وہی جو کلمہ گو ہیں وہی دوسرے کو مار رہے ہیں۔ یمن میں کلمہ گوؤں کو مارا جا رہا ہے دوسرے ظلم روا رکھے جا رہے ہیں ٹارچر دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ صحابہ کی محبت اور رسول کی محبت کے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ ان کے عمل کے مطابق عمل کرنے والے بھی ہوں لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنی اناؤں کی تسکین کر رہے ہیں۔ اسلام کا تو ان کو الف ب کا بھی پتا نہیں ہے۔ اپنی برتری ثابت کرنا ان کی کوشش ہے۔ منہ پر تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے لیکن دل میں صرف اور صرف اپنی ذات ہے۔ دنیا میں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ پس ان مسلمانوں کی حالت دیکھ کر ان کی تو اصلاح ہو نہیں سکتی جب تک یہ قبول نہ کریں۔ ہمیں شکر گزاری کرنی چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس رہنما کو مانا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق بنا کر۔ آپ نے ہمیں صحابہ کے مقام کے بارے میں بھی بتایا اور ان کے پیچھے چلنے کے لئے بھی نصیحت فرمائی۔ یہ بتایا کہ صحابہ کے نمونے کس قسم کے ہیں۔ تمہیں انہیں اسوہ سمجھنا چاہئے اور ان کے پیچھے چلنے کی کوشش کرنی چاہئے پس یہی ایک ذریعہ ہے جسے ہم اگر اپنے سامنے رکھیں اور آپ کی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حقیقی پیروی کرنے والے اور احکامات پر عمل کرنے والے ہو جائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرمہ امتہ المجید احمد صاحبہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے، جن کی 9/جنوری 2018 کو وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے نماز کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ حاضر بھی پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 12th - January - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB